بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

اشاعت گذشتہ میں ہم بعض ان اوصاف و اعمال کا ذکر کر چکے ہیں جن کو قرآن مجید میں مذموم ٹھیرایا گیا ہے اور جن سے افراد اور جماعت کا تزکیہ مقصود ہے۔ اب اسی سلسلہ میں چند مزید اوصاف و اعمال کا ہم ذکر کرتے ہیں:

۵۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ کفران نعمت، ناشکری، احسان فراموشی و نمک حرامی قرار دیتا ہے:

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ (الملک - ۲)

اے نبی ان سے کہو کہ اللہ نے تم کو وجود بخشا، اور تمھیں کان، آنکھیں اور دل دیے مگر تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو (یعنی نہ خود حقیقت پر غور کرتے ہو نہ آنکھیں کھول کر آیات الٰہی کو دیکھتے ہو نہ کسی کی نصیحت سنتے ہو)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا (الفرقان - ۵)

ہم آسمان سے برسنے والے پانی کو ان کے درمیان گردش دیتے ہیں تاکہ وہ (اس انتظام کو دیکھ کر) متنبہ ہوں اور سبق حاصل کریں مگر اکثر انسانوں نے ناشکری کے سوا کوئی دوسرا رویہ اختیار کرنے سے انکار کیا (یعنی بارش کا انتظام جس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے اس کی طرف ذرا توجہ نہ کی اور امر حق تک پہنچنے کے جو مواقع اللہ بار بار سامنے لا رہا ان سب کو کھوتے ہی چلے گئے)

مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ (یوسف - ۵)

(یوسف نے کہا) ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، یہ ہم پر اور سارے انسانوں پر اللہ کا احسان ہے (کہ اس نے اپنے سوا کسی کی بندگی کی ہمیں تکلیف نہیں دی) مگر اکثر انسان شکر ادا نہیں کرتے (یعنی بندگی غیر کی تکلیف میں خود اپنے آپ کو مبتلا کرتے ہیں)

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ (النحل - ۱۰)

اللہ نے تمھارے لیے خود تمھاری اپنی جنس سے بیویاں پیدا کیں اور ان بیویوں سے تم کو بیٹے پوتے دیے اور تمھیں اچھی اچھی چیزیں رزق میں دیں، پھر کیا یہ کہ لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی بندگی کرتے ہیں جو نہ تو آسمانوں سے رزق دینے پر قادر ہیں نہ زمین سے اور جن کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا ... وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ ...
.... وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ

جس نے تمھارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمھارے لیے راستے پیدا کیے...... جس نے آسمان سے ایک اندازے پر پانی اتارا...... جس نے تمام اقسام کی چیزیں پیدا کیں اور تمھارے لیے کشتیوں اور جانوروں کی صورت

اور ناشکروں کو ان کی ناشکری اس کے سوا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی کہ ان کے رب کے ہاں انھیں اور زیادہ مغضوب بنا دے اور زیادہ خسارے میں مبتلا کر دے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ...... وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (الشوریٰ-۳)

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نبی نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا ہے؟ تو اے محمد اگر اللہ چاہے تو تمھارے قلب پر روک کا دروازہ بند کر دے اور باطل کو مٹا کر حق کو اپنے براہ راست احکام سے حق کر دکھائے۔ وہ تو دلوں کے راز تک جانتا ہے اور وہی (مہربان خدا) ہے جو بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور برائیوں سے درگذر کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو...... اور جو لوگ اس کی اس نعمت کا (جو اس نے ان کے لیے نبی بھیج کر اور اصلاح کا موقع دے کر انھیں عطا کی ہے) کفران کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ۝ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ (یونس-۶)

اے نبی ان سے کہو تم لوگوں نے کبھی اس معاملہ پر بھی غور کیا کہ جو رزق اللہ نے تمھارے لیے نازل کیا تھا اس میں تم نے باختیار خود کسی چیز کو حلال اور کسی چیز کو حرام ٹھیرا لیا: ان سے پوچھو کیا اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ پر افترا کرتے ہو (یعنی یہ جھوٹا دعویٰ کرتے ہو کہ خالق نے اس معاملہ میں ہمیں خود مختار کر دیا ہے یا یہ کہتے ہو کہ خدا ہی نے فلاں فلاں چیزیں حرام کی ہیں حالانکہ اس نے نہیں کیں)۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں وہ آخر کیا گمان کرتے ہیں کہ اللہ قیامت کے روز ان سے کیا سلوک کرے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر فضل فرماتا ہے مگر لوگ شکر گذار نہیں ہوتے۔ (یعنی اللہ کا یہ فضل ہے کہ اس نے انسانی فطرت اور حقائق اشیا کے علم کی بنا پر خود انھیں بتا دیا کہ کیا حرام ہے اور کیا حلال مگر لوگ اس کی ناشکری کرتے ہیں اور خود اپنے قانون ساز بن بیٹھتے ہیں یا خدا کے قانون کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے مبنی بر قیاس و گمان قوانین کی پیروی کرتے ہیں)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (یٰس-۳)

اور جب ان سے کہا گیا کہ جو کچھ اللہ نے تم کو رزق دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو تو ناشکرے لوگوں نے اہل ایمان کو جواب دیا کیا ہم اس کو کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو خود کھلا سکتا تھا؟ تم لوگ تو بالکل ہی بہک گئے ہو۔

۷- وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ خیانت سے تعبیر فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (انفال-۳)

اے ایمان لانے والو! جان بوجھ کر اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو (یعنی وفاداری و اطاعت کا عہد کرنے کے بعد اس کے پورا کرنے سے جی نہ چراؤ) اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو (یعنی جو ذمہ داریاں تمھارے اعتماد پر تمھارے سپرد کی گئی ہوں ان کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرو)

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ (انفال-۷)

اور اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو (یعنی یہ خطرہ ہو کہ معاہدہ تو اس نے کر لیا ہے مگر وہ درپردہ دشمن ہے اور موقع پاتے ہی عہد توڑ کر حملہ کر دے گی) تو اس کے عہد کو علی الاعلان اس کی طرف پھینک دو، اللہ خائنوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی اللہ کو یہ پسند نہیں ہے کہ جب دوسرے کی طرف سے خیانت

الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ...... وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ (الزخرف - ۱)

... سوار ہوتے ہیں ...... لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا حصہ دار بنا ڈالا۔ واقعہ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ (الزمر - ۱)

جب انسان پر کوئی سختی آتی ہے تو وہ بڑی توجہ کے ساتھ اپنے رب کو پکارتا ہے پھر جب اللہ اس کو اپنی رحمت سے سرفراز کر دیتا ہے تو وہ اس برے وقت کو بھول جاتا ہے جس میں ابھی ابھی دعائیں مانگ رہا تھا اور اللہ کے بہت سے مد مقابل کھڑے کر لیتا ہے تاکہ یہ حرکت اسے راہ خدا سے بھٹکا دے (اے محمدؐ) اس انسان سے کہہ دو کہ اپنی ناشکری کے مزے تھوڑے دن لوٹ لے، آخر کو یقیناً تجھے دوزخیوں میں شامل ہونا ہے۔

وَاِنَّا اِذَا اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ (الشوریٰ - ۵)

جب ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ پھول جاتا ہے اور جب ان کے اپنے کرتوتوں کی بدولت ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہی انسان منکر نعمت ہو جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ...... وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ (النحل - ۱۱)

اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور تمہیں کان آنکھیں اور دل دیئے کہ شاید تم شکر گزار ہو ...... اور اللہ نے تمہیں رہنے کو گھر دیئے، جانوروں کی کھالوں کے خیمے بخشے جنہیں تم کوچ اور قیام میں ہلکا پاتے ہو، اور جانوروں کے صوف، اون اور بالوں سے تم کو پہننے اور برتنے کی چیزیں عطا کیں جو ایک وقت مقرر تک کام دیتی ہیں، اور اس نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سائے کیے اور پہاڑوں میں پناہ گاہیں تم کو بخشیں اور وہ پوشاکیں تم کو عطا کیں جو تمہیں گرمی اور لڑائی میں بچاتی ہیں، اس طرح اللہ نے اپنا احسان تم پر مکمل کیا کہ شاید تم فرمانبرداری کرو ـــــ اب اگر یہ لوگ اطاعت سے منہ موڑتے ہیں تو اے نبی تم پر صرف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، یہ لوگ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں پھر اس کا احسان ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (بنی اسرائیل - ۱۰)

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار پیش کیں مگر اکثر انسان ناشکری ہی کرنے پر اڑے رہے (یعنی انہوں نے کتاب الٰہی کی ہدایت بخشی سے فائدہ نہ اٹھایا۔)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا (فاطر - ۵)

اس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا، پھر جو کفران نعمت کرتا ہے (یعنی نعمت خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد بندہ خدا کا خدا بن بیٹھتا ہے یا خود مختار بن جاتا ہے یا بندوں کی بندگی کرنے لگتا ہے) تو اس کی اس ناشکری کا وبال اسی پر ہے

کا اندیشہ ہو تو اس سے پہلے تم ہی خیانت میں پیش قدمی کر جاؤ، بلکہ راست بازی یہ ہے کہ اس کو صاف صاف مطلع کر دو کہ اب ہمارا تم سے کوئی معاہدہ نہیں ہے)

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ (یوسف - ۷)

(یوسف نے کہا) یہ میں نے اس لیے کیا کہ (عزیز مصر کو) معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کے پیٹھ پیچھے اس کے ساتھ خیانت نہیں کی (یعنی اس کے اعتماد سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا) اور یہ بھی وہ جان لے کہ اللہ خائنوں کی چال بازیوں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا (یعنی عزیز کی بیوی نے اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کر کے جو چال بازی کی تھی، ان کی ناکامی سے وہ عبرت حاصل کرے)

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا (النساء - ۱۶)

اور ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنے نفس سے آپ خیانت کرتے ہیں (یعنی مجرموں کو اپنے دل میں مجرم جاننے کے باوجود ان کی حمایت کرتے ہیں) یقیناً اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کار و معصیت پیشہ ہو۔ یہ لوگ انسانوں سے تو اپنی خیانت چھپا سکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپا سکتے۔ خدا تو اس وقت بھی ان کے پاس ہوتا ہے جبکہ وہ اس کی مرضی کے خلاف راتوں کو چھپ کر باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس پر محیط ہے۔ ہاں تم لوگوں نے دنیا کی زندگی میں تو مجرموں کی حمایت کر لی مگر قیامت کے روز اللہ کے مقابلہ میں کون ان کی حمایت لے گا یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ (بقرہ - ۲۳)

اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں سے خیانت کر رہے تھے (یعنی ایک کام کو اپنے دل میں خود ناجائز سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کر رہے تھے)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا (تحریم - ۲)

اللہ کافروں کی عبرت کے لیے مثال دیتا ہے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی۔ یہ دونوں ہمارے دو صالح بندوں کی بیویاں تھیں مگر انھوں نے ان کے ساتھ خیانت کی (یعنی بظاہر اپنے شوہروں کی وفاداری رہیں لیکن در پردہ اپنی گمراہ قوم کے ساتھی رہیں)

۷۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالیٰ شیطان کی رہنمائی کا نتیجہ قرار دیتا ہے:

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ (المجادلہ - ۳)

ان پر شیطان حاوی ہو گیا ہے اور اس نے خدا کی یاد ان کے دل سے بھلا دی ہے۔ یہ لوگ شیطان کی پارٹی ہیں۔

وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (النساء - ۱۸)

اور شیطان نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا، میں انھیں بہکاؤں گا، میں انھیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انھیں حکم دوں گا اور وہ جانوروں کے کان پھاڑیں گے (یعنی جاہلانہ توہمات میں مبتلا ہوں گے اور مشرکانہ رسموں کی پابندی کریں گے) اور میں انھیں حکم دوں گا اور وہ خدا کی ساخت میں ردوبدل کریں گے (یعنی فطرت کے خلاف کام کریں گے اور خدا نے اشیاء اور قوتوں کو جن اغراض کے لیے پیدا کیا ہے ان کے خلاف دوسری اغراض کے لیے انھیں استعمال کریں گے) اور جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرہ-۲۱)

لوگو کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال اور پاک، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو (یعنی نہ تو خدا کی حرام ٹھیرائی ہوئی چیزوں کو حلال کرو اور نہ اس کی حلال ٹھیرائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دے لو، نہ کسی کے جائز ذرائع کو ناجائز بناؤ اور نہ ناجائز ذرائع کو جائز بناؤ) شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے، وہ تمھیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اس بات پر اکساتا ہے کہ اللہ کا نام لیکر وہ باتیں کہو جو تمھیں معلوم نہیں ہے کہ واقعی اللہ ہی کی فرمائی ہوئی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (البقرہ-۲۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی اپنی پوری زندگی کو دائرہ اسلام میں لے آؤ) اور شیطان کے پیچھے نہ چلو (یعنی ایسا نہ کرو کہ اپنی زندگی کا کچھ حصہ اسلام کے اندر رکھو اور باقی حصوں کو اس سے باہر رکھ کر شیطان کی پیروی کرنے لگو) شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے۔

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (آل عمران-۱۸)

وہ تو شیطان ہے جو تمھیں اپنے دوستوں (یعنی دشمنان حق) سے ڈراتا ہے پس تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ ...... الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا (بقرہ-۳۷)

جو اچھے مال تم نے کمائے ہیں اور جو عمدہ چیزیں ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی ہیں ان میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو اور ایسا نہ کرو کہ بری سے بری چیز چھانٹ کر خدا کی راہ میں دینے لگو...... شیطان تمھیں فقر کا خوف دلاتا ہے (یعنی کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں فیاضی دکھاؤ گے تو تنگ دست ہو جاؤ گے) اور بے شرمی (یعنی بخل اور تنگ دلی) کا حکم دیتا ہے، مگر اللہ تم کو اپنی بخشش اور اپنے فضل کی امید دلاتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ (اعراف-۲۴)

نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے نہ الجھو اور اگر شیطان تمھیں اکسائے (یعنی جاہلوں سے جھگڑنے اور بحثیں کرنے اور نفسانیت کی لڑائی لڑنے پر آمادہ کرے) تو اللہ کی پناہ مانگو۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (بنی اسرائیل-۳)

اور فضول خرچی نہ کر (یعنی خدا کے دیئے ہوئے مال کو اپنی نفس پرستی اور ناجائز کاموں اور خلاف حق کوششوں میں نہ اڑاؤ) فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا (المجادلہ)

خفیہ سرگوشی شیطان کی تحریک سے ہوتی ہے تاکہ اہل ایمان کو رنجیدہ کرے۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ... إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ (المائدہ-۱۲)

یہ شراب اور جوا اور آستانے (جن پر غیر اللہ کے لیے قربانیاں چڑھائی جاتی اور منتیں مانی جاتی ہیں) اور پانسے (جن سے فالیں لی جاتی ہیں اور قسمتیں دریافت کی جاتی ہیں) وہ گندگیاں ہیں جو شیطان نے تیار کی ہیں لہذا ان سے بچو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تمھارے درمیان عداوتیں اور کینے ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھے۔

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ

شیطان تمھیں اسی طرح فتنہ میں نہ ڈالے جس طرح اس نے تمھارے والدین

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (احقاف - ۱)

اور اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کی دعا کا جواب نہیں دے سکتے بلکہ جنھیں اس کی دعا کی سرے سے خبر ہی نہیں ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (النساء ۲۰)

اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کو نہ مانے وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (بقرہ - ۱۳)

اور جو ایمان کو کفر سے بدلے (یعنی ایمان لانے کے بعد کافرانہ رویہ اختیار کرے) اس نے سیدھی راہ گم کردی۔

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الزمر - ۳)

تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر سے (نرم پڑنے اور پگھلنے کے بجائے الٹے) سخت ہو جائیں، ایسے لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر)

اور اللہ کی رحمت سے گمراہوں کے سوا اور کون مایوس ہوتا ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ (الشوریٰ ۲)

خبردار جو لوگ قیامت کے معاملہ میں بحثیں کرتے ہیں (یعنی نہ صرف یہ کہ خود نہیں مانتے بلکہ دوسروں کو بھی انکار یا شک میں مبتلا کرنے کے لیے حجت بازیاں کرتے ہیں) وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ (ابراہیم - ۱)

جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ (راہ) راست ان کی خواہشات کے مطابق ٹیڑھی ہو جائے وہ گمراہی میں دور نکل گئے ہیں۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ (القصص - ۵)

اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو خدا سے ہدایت لیے بغیر اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہا ہو۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ (آل عمران)

پھر جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنہ کی تلاش میں کتاب الٰہی کی ان آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں اور ان ہی کو معنی پہنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ...... وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (الممتحنہ - ۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے دشمن اور اپنے دشمن (یعنی خدا اور اہل ایمان کے دشمن) کو دوست نہ بناؤ........ اور جس نے تم میں سے ایسا کیا اس نے راہ راست گم کردی۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (احزاب - ۵)

اور جس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا

نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی و جہالت کی بنا پر

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا (اعراف ۲)

(آدم وحوا) کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس اتروا دئے تھے تاکہ انھیں ایک دوسرے کو برہنہ دکھائے۔

۸۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ تعالی ناپسندیدہ قرار دیتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (النحل ۳)

اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو استکبار کرتے ہیں (یعنی اپنی خود پرستی کے گھمنڈ میں خدا کے آگے جھکنے اور اس کی آیات پر توجہ کرنے اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے سے منہ موڑتے ہیں یا بالفاظ دیگر بندے ہو کر اپنے رب کے سامنے اکڑتے ہیں)

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (الشوری ۴)

وہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (بقرہ ۲۴)

اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی ان لوگوں کو جو اپنے جائز حدود سے تجاوز کر کے دوسروں کے حقوق پر دست درازی کریں)

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (المائدہ ۱۲)

اللہ نے جو پاک چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرلو اور زیادتی نہ کرو (یعنی خدا کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو) اللہ کو زیادتی کرنے والے پسند نہیں ہیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (المائدہ ۹)

اور اللہ فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ (قصص ۸)

اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (یعنی جو اپنی خوشحالی پر پھولے ہوں اور دنیوی عیش میں مگن ہو کر خدا اور آخرت سے بے نیاز بن جاتے ہوں)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۟ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (النساء ۲)

اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں متکبر ہوں اور دوسروں پر فخر جتائیں، جو خود بھی بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کریں اور جو فضل اللہ نے انھیں عطا کیا ہو اسے چھپائیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان ۲)

اور لوگوں سے منہ پھیر کر (یعنی متکبرانہ شان کے ساتھ) بات نہ کرو اور نہ زمین میں اکڑ کر چل، اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں بڑا بنتا ہو اور دوسروں پر فخر جتائے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (نساء ۱۶)

اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کار و معصیت پیشہ ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ (حج ۵)

اللہ کسی خائن اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (نساء ۲۱)

اللہ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ بدگوئی میں زبان کھولی جائے الا یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔

۹۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ کج روی و گمراہی قرار دیتا ہے:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النساء ۱۸)

اور جو اللہ کے ساتھ (خدائی و معبودیت میں) کسی کو شریک کرے وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاءً عَلَى اللّٰهِ
قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِيْنَ (انعام-۱۴۰)

ہلاک کیا اور جو رزق اللہ نے انہیں دیا تھا اسے اللہ پر افترا باندھتے ہوئے (یعنی یہ کہہ کر کہ اللہ کا حکم ایسا ہی ہے) اپنے اوپر حرام کر لیا، یہ لوگ بہک گئے تھے اور ہرگز راہ راست پانے ہوئے نہ تھے۔

۱۰۔ وہ اوصاف و اعمال جن کو اللہ مانع فلاح اور موجب خسران قرار دیتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (عنکبوت ۶)

جن لوگوں نے باطل کو مانا اور اللہ کو نہ مانا وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ
وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ
اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الزمر ۷)

اے نبی ان سے کہو نادانو! کیا تم مجھے یہ تلقین کرتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کروں؟ حالانکہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے تمام پیغمبروں کی طرف یہی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا سب کیا کرایا ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ فَاعْبُدُوْا
مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ (الزمر ۲)

اے نبی ان سے کہو کہ میں تو اپنی اطاعت کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اسی کی بندگی کروں گا، تم اسے چھوڑ کر جس جس کی چاہو بندگی کرتے رہو۔ ان سے کہو اصلی خسارہ اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو قیامت کے روز خسارے میں ڈال دیا۔ خبردار! یہی صریح ناکامی و نامرادی ہے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
بِهٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (یونس-۷)

وہ کہتے ہیں کہ خدا نے کسی کو بیٹا بنایا وہ بالاتر ہے اس سے۔ وہ تو بے نیاز ہے، آسمانوں اور زمین میں سب کچھ اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس قول کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے کیا تم اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جنہیں تم جانتے نہیں ہو؟ اے نبی ان سے کہو کہ جو لوگ اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں وہ فلاح نہیں پا سکتے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ
اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ
اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ
هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ (الحج-۲)

لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو تذبذب کے ساتھ خدا کی بندگی کرتا ہے اگر اس بندگی میں کچھ اس کا بھلا ہو گیا تو مطمئن رہا اور اگر کسی تکلیف و مصیبت کا سامنا پیش آگیا تو الٹا پھر گیا۔ ایسا شخص دنیا و آخرت دونوں میں خسارے میں رہا اور یہی صریح ناکامی ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران-۹)

اور جو شخص اللہ کی فرمانبرداری کے سوا کوئی دوسرا طریق زندگی اختیار کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ

اور نہ کہو وہ باتیں جو تمہاری زبانیں جھوٹ کہا کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ایسا کہنے سے تم اللہ پر جھوٹ افترا کرنے کے مرتکب ہوتے ہو (یعنی خود تمہارا